اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۱۱۸	مورخہ ۴ اپریل ۱۹۳۳ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۸ ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

۲-اپریل بوقت ساڑھے چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو اس وقت سخت سر درد کا دورہ ہے۔ صبح گلے کے درد کی شکایت تھی۔ احباب حضورؓ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر مبلغ حیدرآباد دکن کی اہلیہ محترمہ چند روز بیمار رہ نمونیا بیمار رہنے کے بعد ۳۱۔مارچ انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ یکم اپریل کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھایا جس کے لئے بہت مجمع ہو گیا تھا۔ پھر نعش کو کندھا دیا۔ مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ جناب نیر صاحب یکم اپریل کو پہنچے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب نیر صاحب اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد۔ اور شیخ مبارک احمد صاحب بہاولپور سے واپس آگئے ہیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رقت سے ہی نماز اور عبادت کا مزا آتا ہے

(فرمودہ ۴؍ اپریل ۱۹۰۳ء)

"ایک عرب صاحب نو وارد تھے۔ اُنہوں نے قرآن شریف سُنایا۔ اس کی لذت اور رِقت کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ دُنیا میں ہزاروں لذتیں ہیں۔ مگر رِقت جیسی کوئی بھی لذت نہیں۔ یہی ہے۔ جس سے نماز اور عبادت کا مزا آتا ہے۔ اور پھر چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔"

(الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

خان صاحب منشی فرزند علی صاحب

کے متعلق

تازہ اطلاع

جناب خانصاحب کی طرف سے تازہ ترین جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ ۶۔ اپریل کو آپ کراچی پہونچیں گے۔ وہاں دو دن قیام کرنے کے بعد ۸۔ اپریل کو کراچی میل پر سوار ہونگے۔ اور ۹۔ اپریل کی رات کو لاہور پہونچکر وہاں قیام کریں گے۔ لاہور سے ۱۰۔ کی صبح کو روانہ ہوکر دوپہر کی گاڑی سے قادیان تشریف لائینگے راستہ کی جماعتیں مقررہ تاریخ اور وقت پر اپنے اپنے ریلوے سٹیشن پر ضرور ملاقات کریں *

جاگیر پونچھ میں پولیس کی بے عنوانیاں

قابل توجہ شری راجہ صاحب بہادر اور وزیر صاحب

متواتر تین ماہ سے ہمیں مختلف مقامات کے مختلف لوگوں کی طرف سے دردناک شکایات پہونچ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جاگیر پونچھ کا محکمہ پولیس بجائے اس کے کہ رعایا کی جان و مال۔ اور عزت و آبرو کی حفاظت کا موجب ہو۔ اس کے لئے پریشانیوں اور مصائب کا باعث بن رہا ہے۔ جس کی ساری ذمہ داری اس محکمہ کے افسر اعلےٰ سپرنٹنڈنٹ پولیس پر عائد ہوتی ہے آمدہ شکایات مظہر ہیں۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب کے متشددانہ رویہ۔ اور بعض دیگر حالات کی وجہ سے ان کے خلاف سخت ہیجان ہے آل انڈیا کشمیر کمیٹی اپنے خاص نمائندہ کے ذریعہ ان شکایات کی تحقیق کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرچکی ہے۔ اور ہم ان کے نتیجہ کا انتظار کر رہے ہیں۔ اگر وہ شکایات پایہ ثبوت کو پہونچ گئیں تو ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا۔ کہ علاقہ پونچھ کے حالات کی اصلاح کے لئے محکمہ پولیس خود بہت بڑی اصلاح کا محتاج ہے کسی آئندہ پرچہ میں ہم ان امور کو تفصیل سے پیش کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ لیکن قبل اس کے کہ ہم انہیں پبلک میں لائیں شری راجہ صاحب پونچھ۔ اور جناب وزیر صاحب پونچھ سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کے متعلق خود ہی توجہ فرمائیں *

اخبار احمدیہ

حیدرآباد میں تبلیغی لیکچر

جمعیۃ انصار اللہ و احمدیہ ینگ مینس ایسوسی ایشن حیدرآباد کے زیر اہتمام احمدیہ جوبلی ہال میں علے الترتیب اردو اور انگریزی تقریریں ہوئیں۔ سید بشارت احمد صاحب نے نہایت دلکش طرز بیان میں قیام و تشکیل جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تاریخ بیان فرمائی۔ تقریباً ۴۲ سال کی جدوجہد کا نقشہ پیش کر دیا۔ اس کے بعد مسٹر علی محمد صاحب ایم اے نے ایک مختصر تقریر انگریزی میں کی۔ احمدی مستورات اور زعماء کافی تعداد میں موجود تھے۔ صدر جلسہ مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے شکریہ کے بعد کارروائی دعا پر ختم ہوئی *

خاکسار حامد علی۔ وحید۔ حیدرآباد۔

ایک احمدی طالب علم کو انعام

کچھ عرصہ ہوا۔ گرانڈ ٹرنک روڈ لاہور پر ایک لاری کے نیچے آکر ایک مسلمان ہندو ڈرائیور کی غفلت سے مرگیا تھا۔ سینیر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع لاہور نے کیصد روپیہ انعام کا اعلان اس شخص کے لئے کیا۔ جو قاتل کو گرفتار کرائے۔ پولیس پتہ لگانے سے عاجز تھی۔ میں نے اس اعلان کو پڑھ کر قاتل کو گرفتار کرایا۔ اور ثبوت بہم پہونچا دیا۔ چنانچہ ملزم سزایاب ہوگیا۔ اس پر سینیر سپرنٹنڈنٹ صاحب لاہور نے کیصد روپیہ معہ سرٹیفکیٹ مجھے عنایت فرمایا۔ خاکسار مبارک احمد۔ سٹوڈنٹ اسلامیہ کالج لاہور *

درخواستہائے دعا

۱۔ محض احمدی ہونے کی وجہ سے مجھ پر ایک جھوٹا اتہام لگا کر مخالفین نے مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ جس کا فیصلہ ہونے والا ہے دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے بچائے۔ خاکسار عطا محمد۔ ہیڈ ماسٹر معز الدین پور ضلع انبالہ *

۲۔ خاکسار تقریباً دو سال سے زکام اور نزلہ میں مبتلا ہے۔ دو بار اپریشن بھی کرا چکا ہوں۔ دوست صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شیخ محمد بشیر انبالہ شہر۔

۳۔ خاکسار کی اہلیہ بعارضہ نمونیا سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ خاکسار مرزا عبدالحمید کارکن ریویو اردو

۴۔ خاکسار آج کل قادیان میں زیر علاج ہے۔ صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار سید مشتاق احمد سونگھڑوی *

۵۔ محمد عبدالسمیع صاحب امروہہ کے مشکلات سے نجات پانے کے لئے دوست دعا فرمائیں۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

۶۔ بھائی دین محمد صاحب بعض مشکلات میں ہیں۔ ان کی مخلصی کے لئے دوست دعا کریں۔ خاکسار رحمت اللہ۔ موگا۔

۷۔ سید عبدالرشید صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید سردار شاہ از لاہور

۸۔ میرا ایک مقدمہ ہائی کورٹ میں دائر ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیر محمد از لدھیانہ *

۹۔ میری اہلیہ ایک ماہ سے بیمار ہے۔ دوست صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبدالغفور سکندرآباد دکن *

دعائے مغفرت

۱۔ میرے چھوٹے بھائی میاں فضل الٰہی صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ مرحوم تین چھوٹی لڑکیاں۔ اور دو چھوٹے لڑکے چھوڑ گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار۔ ایچ۔ ایم۔ محمد حیات پراچہ۔ کلکتہ *

۲۔ مستری نظام الدین صاحب ساکن موضع داعیوالہ سیداں وفات پاگئے ہیں۔ مخلص احمدی تھے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار سید حسین علی شاہ سکرٹری داعیوالہ سیداں۔

۳۔ برادرم غلام محمد صاحب ساکن موضع ٹھٹھہ ناظری ۱۷۔ مارچ فوت ہوگئے۔ مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ دعائے مغفرت کیجائے۔ خاکسار سید ولایت شاہ

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارا مالی سال ۳۰ اپریل ۳۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسی تاریخ کو سوائے جماعتوں کے امراء کے باقی عہدہ داروں کی میعاد تقرر بھی ختم ہو رہی ہے۔ اب جیسا کہ میں نے پہلے اعلان کیا تھا۔ یکم مئی ۳۳ء سے ۳۰۔ اپریل ۳۴ء تک ایک سال کے لئے تمام جماعتوں کے اراکین کا نیا انتخاب ہوگا۔ اس کے لئے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ ۳۰۔ اپریل تک تمام عہدہ داروں کا انتخاب ہو کر فہرستیں میرے دفتر میں منظوری کے لئے پہونچ جانی چاہئیں۔ اور جب تک منظوری کا اعلان اخبار میں شائع نہ ہو جائے۔ اس وقت تک سابقہ عہدہ داروں کو ہی کام کرنا چاہیئے۔ نئے انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل ہدایات کو مدنظر رکھا جائے

۱۔ جہاں امیر مقرر ہوں۔ وہاں پریذیڈنٹ کی ضرورت نہیں۔ اور جہاں پریذیڈنٹ کا انتخاب ہو۔ وہاں امیر کی حاجت نہیں *

۲۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ناظر اعلیٰ عہدہ داران کی منظوری دراصل صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دیتا ہے۔ اس لئے صرف مندرجہ ذیل عہدہ داروں کے لئے ناظر اعلےٰ کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ پریذیڈنٹ۔ جنرل سکرٹری۔ سکرٹری تبلیغ۔ سکرٹری تعلیم و تربیت۔ سکرٹری امور عامہ۔ سکرٹری امور خارجہ سیکرٹری مال۔ سکرٹری وصایا۔ سکرٹری تالیف و تصنیف۔ سکرٹری ضیافت۔ محاسب۔ آڈیٹر۔ امین معہ ان کے نائبوں کے۔ باقی عہدہ دار مثلاً قاضی واعظ۔ امام الصلوٰۃ۔ خطیب۔ نقیب۔ موذن۔ محافظ مسجد نائب مہتمم تبلیغ۔ نائب مہتمم امور عامہ۔ محصل یا ایسے دوسرے عہدہ داروں کی منظوری دینا جو مقامی جماعتیں اپنی ضرورت کے ماتحت یا مرکز کے بعض صیغہ جات کے احکام یا تحریک کے ماتحت مقرر کریں۔ ناظر اعلےٰ کا کام نہیں ہے۔ مندرجہ بالا عہدیداروں کے علاوہ اگر وہ کوئی عہدہ دار مقرر کرتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۸ قادیان دارالامان مورخہ ۴ اپریل ۱۹۳۳ء جلد ۲۰

مسلمانانِ کشمیر کے لئے پُرخطر ایام

اندرونی و بیرونی مخالفین سے محتاط رہنے کی ضرورت

مسلمانوں کی جدوجہد

مسلمانانِ کشمیر نے ایک لمبے عرصہ سے ذلت و ادبار کی زندگی بسر کرنے اور ہر قسم کے جبر و تشدد کا نشانہ بننے کے بعد جب پچھلے دنوں بالکل ابتدائی انسانی حقوق کے لئے جدوجہد شروع کی۔ تو انہیں انتہائی طاقت اور قوت سے کچل دینے۔ اور طرح طرح کے ظلم و ستم سے خاموش کرانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن جب اس کے مقابلہ میں انہوں نے حیرت انگیز جانی اور مالی قربانیاں پیش کیں۔ اور اپنے پائے صبر و استقلال کو لغزش نہ آنے دی۔ تو ریاست کو چار و ناچار ان کے مطالبات کی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنا پڑا آخر جب ریاست کے خود تجویز کردہ گلانسی کمیشن نے مسلمانوں کے مطالبات کی نسبت بہت کم حقوق دیئے جانے کے متعلق رپورٹ پیش کی۔ اور مہاراجہ بہادر نے کمیشن کی پیش کردہ تجاویز کو منظور کر کے ان کے نافذ کرنے کے متعلق اعلان شائع کر دیا۔ تو مسلمانوں نے باوجود یہ دیکھتے ہوئے کہ جو کچھ انہیں دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ ان کے حقوق اور مطالبات کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اور باوجود اس کے کہ وہ درد و کرب کی اس حالت میں مبتلا تھے۔ جو ریاستی حکام کی عاقبت نااندیشی اور تشدد پسندی نے ان کے لئے پیدا کر رکھی تھی۔ انہوں نے مہاراجہ بہادر کے متعلق شکر گزاری کا اظہار کیا۔ نہ صرف یہی بلکہ اس امید پر اپنی آئینی جدوجہد کو بھی ملتوی کر دیا۔ کہ ریاست بالکل ساکن اور پُرامن فضا میں اپنے وہ وعدے پورے کر سکے جن کے پورا کرنے کا اعلان خود مہاراجہ بہادر نے کیا ہے۔

ہنوز روزِ اول

لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مہاراجہ بہادر کے اعلان پر کافی عرصہ گزر جانے کے باوجود جہاں تک مسلمانوں کے حقوق اور مفاد کا تعلق ہے۔ ہنوز روزِ اول والا معاملہ ہی ہے کیونکہ اس بارے میں نہ صرف اس وقت تک عملی طور پر کچھ نہیں کیا گیا بلکہ مخالف سمتوں کی طرف سے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے پہلی حالت سے بھی بدتر حالت پیدا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی قرارداد

ریاست کا اپنے وعدوں کے ایفا کو معرض التواء میں ڈال دینا مسلمانوں کے لئے کوئی کم تشویشناک بات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو اپنے ایک غیر معمولی اجلاس منعقدہ یکم فروری ۱۹۳۳ء میں حسب ذیل مفصل قرارداد منظور کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی:-

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی رائے ہے۔ کہ کشمیر میں انگریز وزراء عظام کو مقرر ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے۔ وہ اس عرصہ میں بخوبی حالات کو دیکھ سکتے۔ اور ان کی اصلاح کے لئے کوشش کر سکتے تھے۔ لیکن کمیٹی افسوس سے اس امر کا اظہار کرنے پر مجبور ہے۔ کہ انہوں نے کوئی خاص کام ایسا نہیں کیا۔ جو مسلمانوں کو اس امر کی امید دلائے۔ کہ کسی قریب عرصہ میں مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت ہو جائے گی۔ اب تک ملازمتوں کے دینے میں سابقہ غیر منصفانہ پالیسی کا سدباب نہیں ہوا۔ گلینسی کمیشن کی سفارشات [illegible] مسلمان اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ناکافی خیال کرتے ہیں۔ معرض التواء میں ہیں۔ اور ان پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اسمبلی کے قیام کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ فرنچائز کمیٹی کی رپورٹ نہ شائع ہوئی۔ نہ اس کے متعلق کوئی کارروائی ہوئی۔ زمینداروں کو زمینوں کی ملکیت دینے۔ جاگیرداروں کے مظالم سے زمینداروں کو بچانے۔ تقریر و انجمن کی آزادی کے سوالات و دیگر مطالبات اب تک پیچھے ڈالے جا رہے ہیں۔ ہندو ترقیات پا رہے ہیں۔ اور مسلمان بدستور اپنے حقوق سے محروم ہو رہے ہیں۔ بلکہ بعض افسران جنہوں نے دیانتداری سے اصلاح کی کوشش کی ہے۔ ان پر حکومت نے عتاب کیا ہے۔ اسی طرح وہ حکام جن کے ظلم ثابت ہو چکے ہیں۔ انہیں ان کے عہدوں سے باوجود وعدہ کے ہٹایا نہیں گیا۔ پس آل انڈیا کشمیر کمیٹی اس صورتِ حالات پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر ریاست کی حکومت کو مسلم مطالبات پر جلد سے جلد عمل کرنے کا اور ہر قسم کی بے انصافی کے دُور کرنے کا مشورہ دیتی ہے۔ اور حکومت ہند سے بھی استدعا کرتی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں ریاست کو توجہ دلائے۔ اسی طرح کمیٹی سکرٹری کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ دو ماہ بعد ایک اجلاس کشمیر کمیٹی کا اس امر پر غور کرنے کے لئے طلب کرے۔ کہ اس دوران میں ریاست کے حکام نے کیا کچھ کام کیا ہے۔ اور اگر کوئی تبدیلی نظر نہ آئے۔ تو ایک آل انڈیا کشمیر ڈے کے ذریعہ تمام ہندوستان کے سامنے کشمیر کے حالات رکھ کر مسلمانوں سے استدعا کی جائے۔ کہ وہ اپنے مظلوم بھائیوں کی امداد کے لئے ایک دفعہ پھر متفقہ آواز اٹھائیں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ اس ظلم کا خاتمہ نہ ہو جائے۔"

مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنیوالے

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اس قرارداد میں جو میعاد مقرر کی تھی۔ وہ منقضی ہو چکی ہے۔ اور اب وہ حالات کے رو سے جو کچھ مناسب و ضروری سمجھے گی۔ اس پر عمل کرے گی۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ایک طرف تو مسلمانوں کے حقوق۔ اور مطالبات کے متعلق ریاست کا یہ رویہ ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں میں سے ایسے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو اپنی ذاتی اغراض کی خاطر مسلمانانِ کشمیر کی شاندار قربانیوں۔ اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ذریعہ مسلمانانِ ہند کی عین ضرورت اور وقت پر دی ہوئی شاندار امداد پر پانی پھیر دینا چاہتے ہیں۔ ان کی ساری کوشش یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو مسلمانانِ ریاست کے اس اتفاق و اتحاد کو خانہ جنگی اور نااتفاقی میں تبدیل کر دیں۔ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان کے مطالبات کو ایسی طاقت اور قوت بخشی۔ کہ خود ریاست کو ان کی اہمیت کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور ان کے ایک حصہ کو اس نے پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور دوسری طرف آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے خلاف بالکل بے سروپا باتیں مشہور کر کے مسلمانانِ ریاست کو ان کی [illegible] میں الجھ کر رہ جانے کی وجہ سے نہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کے قابل رہیں۔ اور نہ ریاست کو ان کے حقوق کے متعلق اپنے وعدہ کے ایفا کی تکلیف گوارا کرنی پڑے۔ چنانچہ سری نگر کے مسلم اخبار "صداقت" (۲۸ مارچ) نے ایسے لوگوں کا ذکر نہایت تلخ اور ترش الفاظ میں کیا ہے۔

اور تمام مسلمانان جموں وکشمیر کو ان سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی ہے۔ جو لوگ اپنی کشتی کو منجدھار میں پاکر بھی آپس میں دست و گریبان ہونا ضروری سمجھتے ہوں۔ انہیں یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ وُہ سلامتی سے کنارے تک پہونچ سکیں گے۔ ہلاکت اور تباہی ان کے لئے یقینی ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ وُہ لوگ جو مسلمانانِ کشمیر میں تفرقہ و انشقاق پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اتنی موٹی بات سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کے متعلق ریاست کا رویہ ان کے سامنے ہے۔ اور وُہ یہ بھی خوب جانتے ہیں۔ کہ اس وقت مسلمان مخالف عناصر میں کس بری طرح سے گھرے ہوئے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے انہوں نے ایسی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ جو یقینی طور پر مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں۔ اور انہیں ان کے حقوق سے محروم کرنے والوں کو مضبوط بنانے والی ہے۔ اگر مسلمانانِ ریاست خدانخواستہ ایسے لوگوں کی فتنہ پردازیوں کا شکار ہو گئے۔ تو اس کا ایک ہی نتیجہ ہوگا۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ مسلمانانِ ریاست کا مستقبل ان کے ماضی سے بھی زیادہ مصائب انگیز اور تباہ کن ہوگا۔ پس مسلمانانِ ریاست کا فرض ہے۔ کہ اس نازک موقعہ پر نہایت سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں اور ہر وُہ شخص جو ان کے اتفاق و اتحاد کو برباد کرنے کی کوشش کرے اس کی کسی بات پر کان نہ دھریں۔

ہندوؤں کے مطالبات ریاست سے

اپنے حقوق کے متعلق ریاست کے موجودہ رویہ کے علاوہ انہیں یہ بات بھی نظر انداز نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ ریاست سے باہر کے ہندو اس بات کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ریاست نہ صرف مسلمانوں کے حقوق کے متعلق اپنے وعدے پورے کرنے کی طرف متوجہ نہ ہو۔ بلکہ ایسا طریق عمل اختیار کرے۔ جس سے مسلمان بالکل کچلے جائیں۔ چنانچہ ہندوؤں کے خود پیدا کردہ فسادات کے ایام میں قیام امن کے نام سے مسلمانوں پر جو ناگفتہ مظالم کئے گئے۔ انہیں کافی نہ سمجھتے ہوئے حال ہی میں حسب ذیل مطالبات ہندوؤں کی طرف سے ہندو پریس نے ریاست کے سامنے رکھے ہیں۔

"(۱) جن ہندوؤں کی حساب کتاب کی بہیاں جل گئی ہیں یا تلف ضائع ہو گئے ہیں۔ ان کی پڑتال کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیا جائے۔ جسے یہ اختیار ہو۔ کہ ان کی پڑتال سے جو قرضے درست معلوم ہوں۔ ان کے وصول کرنے کا حق ان ہندوؤں کو دے دیا جائے۔ دُوسرا یہ کہ چونکہ ہندو لٹ چکے ہیں۔ اور مقدمہ کرنے کے لئے ان کے پاس کچھ نہیں رہا۔ اس لئے قرضہ کی وصولی کے لئے جو اسٹام خریدنا پڑیں۔ وُہ انہیں مفت دیئے جائیں۔ اور جب قرضہ وصول [illegible] دونوں مطالبات نہایت جائز اور واجب ہیں۔ اور مہاراجہ ہری سنگھ اور وزیر اعظم مسٹر کالون کا فرض ہے کہ وُہ مہاراجہ کی وفادار رعایا کو از سر نو آباد کرنے کے لئے انہیں یہ سہولت بہم پہنچائیں۔" (ملاپ ۲۱ مارچ)

مطلب یہ کہ گزشتہ ایام کی لوٹ کھسوٹ کے بعد مسلمانوں کے پاس جو تھوڑا بہت بچ گیا ہے۔ اسے بہئیں اور تمسک جل جانے کا بہانہ بنا کر ہندوؤں کو ریاستی عدالتوں کے ذریعہ چھین لینے کی اجازت دے دی جائے۔ اور اس اجازت میں یہ سہولت بھی شامل ہو۔ کہ اس کوشش میں کسی ہندو کو ایک کوڑی بھی خرچ نہ کرنی پڑے۔ ہاں جب اس مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے۔ تو پھر ریاست بھی اس میں سے اپنا حصہ رکھ لے۔

ظاہر ہے۔ کہ کوئی صحیح الدماغ انسان ان مطالبات میں معقولیت کا شائبہ بھی نہیں پاتا۔ لیکن ہندو پریس نے نہ صرف انہیں پیش کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کی۔ بلکہ انہیں نہایت جائز اور واجب قرار دے دیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ صرف یہ کہ ہندو دیکھ رہے ہیں۔ کہ خود مسلمانوں میں سے ایسے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو اپنے گھر کو اپنے ہاتھوں آگ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں وُہ کیوں خاموش رہیں۔ اور جو کچھ جس طرح بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے حاصل کرنے کی کیوں جدوجہد نہ کریں۔

دُور اندیشی سے کام لینے کا وقت

غرض اس وقت مسلمانانِ کشمیر نہایت نازک اور خطرناک دَور میں سے گزر رہے ہیں۔ ایک طرف ریاست ان کے حقوق اور مطالبات کو نظر انداز کئے ہوئے ہے۔ دُوسری طرف ہندو ان کا بچا کھچا سب کچھ چھین لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تیسری طرف بعض مسلمان کہلانے والے معاندین کا آلہ کار بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں مصروف ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ نہایت ہی دُور اندیشی اور عقلمندی سے کام لیا جائے۔ اور اندرونی و بیرونی مخالفین پر نظر رکھتے ہوئے آگے قدم بڑھایا جائے۔

مندر پرویش بل اور ہندو

وزیر ہند کے فرقہ وار فیصلہ میں اچھوتوں کے لئے علیٰحدہ حقوق کا تعین ہندو قوم کے لئے ایک ایسا صدمہ تھا۔ جسے وُہ کسی صورت میں بھی برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اور اسے منسوخ کرانے کے لئے انہوں نے کئی طرح کوشش کی۔ اسی سلسلہ میں اچھوتوں کو مندروں میں داخلہ کے حقوق عطا کرنے کی [illegible] بظاہر ہندو [illegible] مسلمان دھرمی بھی شامل تھا۔ اس وقت بعض مندر کے دروازے ان پر کھول بھی دیئے گئے۔ اور اس تحریک کو اس قدر زور شور سے جاری کیا گیا۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ اب ہندو مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن جونہی مطلب حاصل ہو گیا۔ اس مصنوعی سی رواداری کو بھی جسے اچھوت لیڈر اپنے لئے ایک بے فائدہ چیز قرار دے چکے ہیں۔ نظر انداز کر دیا گیا۔ چنانچہ فرقہ وار سمجھوتہ میں حسب منشاء تبدیلی کرانے کے بعد پنڈت مالوی جی جو اس سے قبل اس تحریک کے سب سے بڑے علمبردار تھے۔ "مندر پرویش بل" کے خلاف کھڑے ہو گئے۔ اس کے علاوہ آل انڈیا سناتن دھرم ایسوسی ایشن۔ شری بھارت دھرم منڈل۔ اور آل انڈیا ورن آشرم سوراجیہ سنگھ جیسی بااثر سناتنی انجمنیں وفود لے کر وائسرائے ہند کے پاس اس غرض سے گئیں۔ کہ اچھوتوں کا یہ حق تسلیم نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ ان کے دھرم کے خلاف ہے۔ تمام متعدد پنڈتوں اور ودوانوں نے اس کے خلاف پُرزور احتجاج کیا۔ ہندوؤں کے سب سے بڑے مذہبی مرکز یعنی جگن ناتھ پوری کے جگت گورو نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔

اب صورت حال یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو سناتنی ہندو عزم کر چکے ہیں۔ کہ اس بل کو ہرگز پاس نہیں ہونے دیں گے۔ اور دوسری طرف اس بل کو پاس کرانے والے بھی قریباً مایوس ہو چکے ہیں۔ لیکن حیرانی کی بات یہ ہے۔ کہ اس مخالفت اور ناکامی کے باوجود نہ تو گاندھی جی برت رکھنے کا اعلان کرتے ہیں۔ نہ ہی عام ہندوؤں میں وُہ رواداری کا سمندر موجیں مارتا دکھائی دیتا ہے۔ جو فرقہ وار تصفیہ میں ترمیم سے قبل نظر آتا تھا۔ نہ اس ضمن میں کوئی جلوس نکالے جاتے۔ اور مظاہرے کئے جاتے ہیں۔ اور نہ جلسوں کے ذریعہ اس تحریک کو تقویت دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہندو اخبارات بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں کیا یہ کہنا صحیح نہ ہوگا۔ کہ ہندوؤں نے مطلب نکل جانے کے بعد اچھوتوں سے آنکھیں پھیر لی ہیں۔

برین عقل و دانش بباید گریست

"الفضل" (۲۸ مارچ) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ملفوظات کے سلسلہ میں لکھا گیا تھا۔ کہ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اس کے احمدی ہو جانے کی وجہ سے اس کے رشتہ داروں نے اس کی بیوی چھین لی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ "خدا کے دین کے مقابلہ میں بیوی کی کیا حقیقت ہے۔ ایک بیوی کیا۔ اگر کوئی انسان سو دفعہ شادی کرے۔ اور [illegible] سو ہی بیویاں اسے چھوڑنی پڑیں۔ تو بھی ان کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔"

اس تحریر کا مفہوم ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ لیکن مہاشہ کرشن کے اخبار "پرکاش" نے "گرہست آشرم کا خطرناک دشمن" کے عنوان سے لکھا ہے۔ کہ "جن لوگوں کو امام قادیانی آج سے اپنی پیری مریدی میں لیا کریں۔ ان سے بیعت کرتے وقت یہ عہد لے لیا کریں۔ کہ وُہ اپنی غیر احمدی بیویوں کو چھوڑ دیا کریں گے۔" کیا ہی سخن فہمی ہے۔ حضور کی خدمت میں ایک شخص عرض کرتا ہے۔ کہ اس کی بیوی جبراً چھین لی گئی ہے۔ حضور اسے نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ دین کی راہ میں ایسی مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ لیکن مدیر پرکاش فرماتے ہیں کہ "امام قادیانی بیعت کرتے وقت عہد لے لیا کریں۔ کہ وُہ اپنی غیر احمدی بیویوں کو چھوڑ دیا کریں گے" برین عقل و دانش بباید گریست۔ مہاشہ جی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احمدی ہونے کے بعد غیر احمدی بیوی کو سائل نے خود نہیں چھوڑا۔ بلکہ اس سے اس کی بیوی چھین لی گئی۔ اور نہ ہی غیر احمدی بیوی کو احمدی ہونے کے بعد چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ غیر احمدی بیوی تو کیا۔ احمدی تو مذہبی طور پر ہندو بیوی کو بھی رکھ سکتے ہیں۔ اور اسی حسن سلوک کے ساتھ جو مسلمانوں کا خاصہ ہے

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

نکاح کے معاملہ میں انسان خدا کی مدد کا بے حد محتاج ہے

۲۸ مارچ ۱۹۳۳ء
بعد نماز ظہر

جناب چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کے برادر خورد چودھری نور محمد صاحب کا نکاح زینب بنت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن اوجلہ کے ساتھ پڑھتے ہوئے حضورؑ نے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

انسانی اعمال

بالکل اس شخص کی حرکات کے مشابہ ہیں۔ جو رات کی تاریکی میں ایک گھانس والے جنگل میں ہاتھ مار مار کر اپنی کوئی گمشدہ چیز تلاش کر رہا ہو۔ جس طرح وہ شخص ہر لمحہ اس خطرہ میں ہے کہ بجائے اس کے کہ اس کی گمشدہ چیز ہاتھ آجائے۔ اسے سانپ یا بچھو یا کوئی اور زہریلا کیڑا کاٹ کھائے۔ اور بجائے اپنی کھوئی ہوئی چیز پانے کے وہ جان سے ہی جائے۔ اسی طرح تمام انسانی اعمال بالکل یہی رنگ رکھتے ہیں۔ خواہ وہ اعمال اچھے سے اچھے ہوں۔ یا برے سے برے۔ یہ نہیں کہ صرف برے اعمال اور گناہ ہی انسان کو

خطرہ کی طرف

لے جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات نیکیاں بھی انسان کو تباہی کے گڑھے کے قریب کر دیتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ایک شخص نیکیاں کرتا کرتا

جنت کے قریب

پہنچ جاتا ہے۔ اور قریب ہوتا ہے۔ کہ جنت میں داخل ہو جائے کہ اسے ایسا جھٹکا لگتا ہے۔ جس سے وہ دوزخ میں جا پڑتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ویل للمصلین کہ بعض نماز پڑھنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ بجائے اللہ تعالےٰ کا قرب اور انعام حاصل کرنے کے اس کا غضب حاصل کر لیتے ہیں

غرض جب تک انسانی اعمال

اللہ تعالےٰ کی رضا

اور اس کی اطاعت کے تابع نہ ہوں۔ اور انسان کو خدا کی طرف سے نور نہ حاصل ہو کبھی بھی یقین اور اعتماد کے قابل نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ انسان اپنی دیانت اور امانت کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھتا ہے۔ کہ اس کا کوئی فعل برا نہیں۔ لیکن اس کے

نفس کے تاریک گوشوں میں

گندگی اور ناپاکی ایسی پڑی ہوتی ہے۔ جو جوش میں آکر اس کی ساری نیکیاں برباد کر کے اسے کہیں سے کہیں لے جاتی ہے اسی طرح ایک انسان جو شیطان صورت نظر آتا ہے۔ اور اعمال کے لحاظ سے ناپاک ترین ہستی دکھائی دیتا ہے۔ اس کے دل کے کسی گوشہ میں چھپا چھپایا

نیکی کا بیج

پڑا ہوتا ہے۔ بعض ایسے حالات جو انسان کے اختیار اور طاقت میں نہیں ہو[illegible] وقت بدیوں اور برائیوں کی تمام گھانس جو دل میں اگی ہوتی ہو بڑھنے سے رہ جاتی ہے۔ پھر مرجھا جاتی ہے۔ پھر خشک ہو کر تباہ ہو جاتی ہے۔ اور نیکی کا بیج بڑھتے بڑھتے اسے جنت میں لے جاتا ہے۔ ہر نبی کی امت اور اس کے صحابہ میں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک شخص

اس قدر ناپاک قرار دیا جاتا ہے۔ کہ اسے کہا جاتا ہے۔ جہاں سے گزرو۔ یہ کہتے جاؤ۔ کہ مجھے کوئی نہ چھوئے۔ لیکن بعض باہر سے آنیوالے شخص قرب حاصل کر لیتے ہیں۔ اور ترقی پا لیتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ میں

وحی الٰہی کا کاتب

اور مقرب صحابی ٹھوکر کھا جاتا ہے وہ ایسی بات پر ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ جس سے ایک بچہ کو بھی ٹھوکر نہیں لگ سکتی۔ وہ کفار میں جا ملتا ہے۔ مگر ابو سفیان اور ہندہ جن کی ساری عمر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی

شدید مخالفت

میں گزری۔ ایسے ایسے قبیح افعال کے مرتکب ہوئے۔ کہ دشمن سے دشمن بھی انہیں پسند نہیں کر سکتا۔ اور انسانیت کے لئے ان کا ذکر بھی بار گراں ہے۔ لیکن کوئی نیکی جو ان کے گوشۂ دل میں چھپی ہوئی تھی۔ انہیں مسلمان بنا دیتی ہے۔ اور نہ صرف مخلص مسلمان۔ بلکہ ایسے مسلمان جنہیں دین کی خدمت کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے مواقع جو انہیں قرب کے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتے ہیں:۔

پس جو چیز انسان کو

حقیقی نجات

کی طرف لے جاتی ہے۔ وہ اس کے علم سے باہر ہے۔ جیسے انسان کی جسمانی صحت باریک ذرات کی درستی پر منحصر ہے۔ ایسے باریک ذرات پر جنہیں کوئی خوردبین بھی نہیں دیکھ سکتی۔ بعض دفعہ جب ان کے اثرات نمایاں ہو جاتے ہیں تو لوگ علاج کر لیتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ اثرات ایسے مخفی ہوتے ہیں۔ کہ طبیب بھی سر ٹکراتے ٹکراتے تھک جاتے ہیں۔ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ یہی حال روحانیت کا ہوتا ہے۔

روحانیت کی بعض مرضیں

نمایاں اور عیاں ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض دفعہ اتنی مخفی ہوتی ہیں کہ موت کا فیصلہ جب تک صادر نہ ہو جائے۔ ان کا پتہ نہیں لگتا پس جس چیز پر انسان کی نجات کا انحصار ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت اور اس کا فضل ہے۔ جو تاریکی سے نکال کر روشنی کے مینار پر کھڑا کر دیتا ہے:۔

[illegible]

اور نمایاں ہیں۔ تو پھر وہ اعمال جن کا سمجھنا ظاہر حالات میں ناممکن ہوتا ہے۔ ان کے اندر جو باتیں مخفی ہوتی ہیں۔ ان کا سمجھنا تو اور بھی زیادہ ناممکن ہوتا ہے۔ انہی میں سے ایک

نکاح کا معاملہ

ہے۔ انسانی نفس کی غلطیاں اور اس کے کیریکٹر اور میلان کی حقیقت ایک۔ دن میں معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور بعض دفعہ تو دس پندرہ سال میں بھی بعض باتیں معلوم نہیں ہو سکتیں۔ پھر یکدم ان سے آگاہ ہو جانا کیونکر ممکن ہے۔ عورتوں میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ اور مردوں میں بھی۔ کہ ان کی بعض عادات اور رجحانات کا پتہ کئی کئی سال کے بعد جا کر لگتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر کسی کی امداد سے یہ کام سرانجام پا سکتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے سوا اس کام میں اور کوئی ہستی مد اور معاون نہیں بن سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے نکاح کے موقعہ کے لئے ان آیات کا انتخاب فرمایا ہے۔ جن میں تمام زور تقوےٰ اللہ پر دیا گیا ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے۔ کہ

اتقاء کے معنے

پناہ لینا اور بچنا ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ سے دوری ہو۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے ذریعہ بُری چیزوں سے انسان بچے۔ ورنہ مومن تو

خدا تعالےٰ کے لقا کا منتظر

ہوتا ہے۔ نہ کہ اس سے پرے ہٹنے کا۔ قرآن کریم میں مومن کی تعریف یہ لکھی ہے۔ کہ یرجوا لقاء اللہ یعنے وہ اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے۔ اگر تقوےٰ کے معنے بچنے کے ہیں۔ تو یہ مطلب ہوُا۔ کہ اللہ سے دور بھاگو۔ لیکن اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ کو ڈھال بناؤ۔ اور برائیوں سے بچنے کا ذریعہ بناؤ

اسی مقصد کی طرف ایک وہ آیت بھی متوجہ کرتی ہے۔ جو اس موقعہ پر پڑھی جاتی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد و اتقوا اللہ ان اللہ خبیرٌ بما تعملون فرمایا۔ اول تو انسانی اعمال ہی باریک در باریک ہیں۔ پھر ان کے اندر جو نتائج ہیں۔ ان کو کوئی انسان معلوم نہیں کر سکتا۔ انسان تو خود اپنے ارادہ کی کنہہ کو بھی معلوم نہیں کر سکتا۔ پھر وہ اعمال جن کے نتائج آئندہ نکلتے ہیں۔ ان کے متعلق کیا معلوم کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ

ایک چھوٹے بچے کا عمل

دس بیس چالیس پچاس سال کے بعد نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ بچپن میں کھیلتے ہوئے ایک بچہ کو چوٹ لگتی ہے۔ جس کی وہ کوئی زیادہ پرواہ نہیں کرتا۔ ایک دو دن میں اچھا بھلا ہو جاتا ہے۔ لیکن جب وہ چالیس پچاس سال کا ہوتا ہے۔ تو اس چوٹ کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ اس وقت وہ دس بارہ سال تک چارپائی پر ایڑیاں رگڑتا رہتا ہے۔ غرض انسانی اعمال کے نتائج اتنی اتنی دیر کے بعد نکلتے ہیں۔ کہ وہ افعال کرتے وقت ان کا خیال بھی نہیں آسکتا اس لئے خدا تعالےٰ نے جب یہ فرمایا۔ ولتنظر نفس ما قدمت لغد کل کے متعلق دیکھو کیا کرتے ہو۔ اور اس طرح ایسی ذمہ داری انسان پر ڈالی۔ جو معمولی نہیں۔ تو اس ذمہ داری سے

عہدہ برآ ہونے کا طریق

بھی بتا دیا۔ فرمایا۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیرٌ بما تعملون تم کل کے لئے انتظام کرو۔ اور خوب سوچ لو۔ لیکن چونکہ یہ تمہارے اختیار میں نہیں۔ اس لئے جو کچھ کر سکتے ہو کرو۔ باقی جو بات تمہاری دسترس سے باہر ہے۔ وہ بھی ہو جائے گی۔ تم کو پتہ نہیں۔ کہ جو کام کرتے ہو۔ اس کے کیا نتائج نکلیں گے۔ یہ بات اللہ ہی کو معلوم ہے۔ کیونکہ وہ خبیر ہے۔ تم اسی کو ڈھال بناؤ۔ وہ تمہیں بُرے نتائج سے بچائے گا۔ انسان ہر کام میں ہی

خدا تعالےٰ کی مدد کا محتاج

ہے۔ لیکن بعض کاموں میں تو اتنا نمایاں محتاج ہے۔ کہ معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی اس احتیاج کو سمجھ سکتا ہے۔ انہی میں سے ایک نکاح کا معاملہ ہے۔ اس کے متعلق نہ مرد کو پتہ ہوتا ہے بیوی کے حالات کا۔ اور نہ بیوی کو پتہ ہوتا ہے مرد کے حالات کا۔ اسلئے

شادی کا دن

دراصل بڑی گھبراہٹ اور رونے کا دن ہوتا ہے۔ اور میاں بیوی کی قلبی حالت کی مثال اس بزرگ کی قلبی حالت کی سی ہونی چاہیئے۔ جسے بادشاہ نے چیف جج مقرر کر دیا تھا۔ یہ خبر سن کر ان کے دوست ان کے پاس گئے تاکہ انہیں اتنا بڑا عہدہ ملنے پر مبارکباد دیں۔ لیکن انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ مغموم بیٹھے رو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ کے رونے کی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ یہ آپ کے لئے خوشی کا دن ہے۔ نہ کہ رونے کا۔ کیونکہ اتنی بڑی عزت آپ کو حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ یہی عزت مجھے حاصل ہوئی ہے۔ کہ میرے سپرد ایک ایسا کام کر دیا گیا ہے۔ جس کے متعلق مدعی اور مدعا علیہ جو میرے پاس آئیں گے۔ دونوں کو پتہ ہوگا۔ کہ حقیقت کیا ہے۔ لیکن ان کا فیصلہ کرنا میرا فرض ہوگا۔ جسے کچھ پتہ نہ ہوگا۔ یہ تو ایسی ہی مثال ہے۔ جیسا کہ دو بیناؤں کو ایک نابینا راہ دکھانے کے لئے مقرر کر دیا جائے یہی حالت میاں بیوی کی شادی کے وقت ہونی چاہیئے۔ بظاہر یہ خوشی کا دن ہوتا ہے۔ اور لوگ خوش ہوتے بھی ہیں۔ لیکن درحقیقت میاں بیوی اس وقت ایسا قدم اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ کہ جس کے متعلق انہیں پتہ نہیں ہوتا۔ کہ انہیں کہاں لے جائے گا۔ اس لئے

شادی کے موقعہ پر

تقوےٰ۔ ذکر الہٰی۔ اور امداد و استعانت الہٰی خاص طور پر طلب کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں۔ جو نیک نتائج پیدا کر سکے۔ لوگ بڑی خوشی کے ساتھ شادی کرتے اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن ان کی اولاد ایسی گندی نکلتی ہے کہ ساری عمر روتے رہتے ہیں۔ کئی اچھے اور اعلیٰ خاندان تباہ ہو جاتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ خیال آیا کرتا ہے۔ کہ

ابوجہل کے باپ کی شادی

جب ہوئی ہوگی۔ تو کسقدر خوشی منائی گئی ہوگی۔ چونکہ یہ مالدار خاندان تھا۔ اس لئے اس شادی کے موقعہ پر اونٹ پر اونٹ ذبح کیا گیا ہوگا۔ بڑا اجتماع ہوُا ہوگا۔ بڑی چہل پہل ہوگی۔ مگر انہیں کیا پتہ تھا۔ کہ اس شادی کے نتیجہ میں ایسا سانپ پیدا ہونیوالا ہے جسکا زہر سارے خاندان کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔ ایسا وجود رونما ہونے والا ہے۔ جو اپنے ماں باپ اور دنیا کے درمیان لعنت کا پردہ حائل کر دے گا ؛

غرض نکاح کے متعلق اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ کہ کیا ہونیوالا ہوتا ہے۔ اس لئے اس موقعہ پر اسی سے امداد حاصل کرنی چاہیئے

دُعا قبول نہونے کی وجوہات

۲۹ر مارچ ۱۹۳۳ء

بعد نماز عصر

ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ دعا کی قبولیت میں جو روکیں ہوں۔ تو ان کے دور کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔

فرمایا۔ ایک طرف خدا تعالےٰ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے۔ کہ دعا کرو۔ میں قبول کروں گا۔ اور دوسری طرف اس کا یہ قانون ہے۔ کہ

مشیت الہٰی کے خلاف

کوئی دعا قبول نہیں کی جاتی۔ ایسی صورت میں کوئی درمیانی راہ اختیار کی جائے گی۔ اور وہ یہی ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمائی ہے۔ کہ

الدعاء مخ العبادت

ایسی دعا کو جو مشیت الہٰی کے رو سے قابل قبول نہ ہو۔ اسے عبادت قرار دے دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح دعا کرنے والے کو دعا کرنے کا بدلہ مل جاتا ہے ؛

پھر ایک ایسی دعا ہوتی ہے جسکا قبول کرنا مشیت الہٰی کے تو خلاف نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا قبول ہونا

بندہ کے لئے مضر

ہوتا ہے۔ اگر وہ قبول ہو جائے۔ تو بندہ بجائے ترقی حاصل کرنے کے تنزل کے گڑھے میں جا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک شخص اولاد ہونے کے لئے دعا کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ اس کے ہاں اولاد ہو۔ جو دین کی خدمت کرے۔ لیکن اللہ جانتا ہے۔ کہ اگر اس کے ہاں اولاد ہوئی۔ تو وہ مفید ہونے کی بجائے والدین کے لئے مضر ثابت ہوگی۔ اس لئے منظور نہیں کرتا۔ جو دعا کرتا ہے۔ اسے اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ کہ اس کی دعا کا قبول ہونا اس کے لئے مضر ہوگا۔ کیونکہ اس کا علم ناقص ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کو یہ علم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کا علم کامل ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ اس کے متعلق یہی فیصلہ کرے گا۔ کہ اس کی دعا کو رد کر دے۔ ایسا انسان جتنی زیادہ دعا کرے گا۔ اور دعا میں جتنا زیادہ تضرع دکھائیگا۔ خدا تعالےٰ اتنا ہی زیادہ اس کی دعا قبول نہ کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ تاکہ وہ اس دعا کے قبول ہونے کے

بُرے نتیجہ سے محفوظ

رہے۔ اور اسے جو قرب حاصل ہے۔ اس میں کمی نہ آئے ؛

جب یہ دو صورتیں ہوتی ہیں۔ تو خدا تعالےٰ اپنے

مخلص بندہ کی دعا

کو عبادت قرار دے کر اسے قرب میں بڑھا دیتا ہے۔ ان دونوں حالتوں سے اتر کر ایسی بھی دعا ہوتی ہے۔ جسکا قبول ہونا نہ تو مشیت الٰہی کے خلاف ہوتا ہے۔ اور نہ بندہ کے فوائد کے خلاف۔ بلکہ اس دعا کے مقابلہ میں کوئی ایسی بات آجاتی ہے۔ جو اس کی

دعا کی نسبت بہت زیادہ اہمیت

رکھتی ہے۔ مثلاً ایک ایسی دعا جسے قبول کرنے پر ہزارہا انسانوں کے فوائد کو تلف کرنا پڑتا ہو۔ اگر انسان اس مقام پر پہنچا ہوا ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک۔ تو اس کے مقابلہ میں کسی کی پرواہ نہیں کی جائیگی لیکن اگر اس درجہ پر نہیں۔ تو پھر خدا تعالےٰ وزن کرے گا۔ کہ

دعا کرنے والے

بندہ کے مقابلہ میں کتنے لوگوں کو تہ و بالا کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس کا اتنا ایمان ہو۔ کہ اس کے مقابلہ میں دس انسانوں کو تہ و بالا کیا جائے۔ مگر مقابلہ پر گیارہ ہوں۔ اور اس کی دعا اس حد تک پہنچی ہوئی ہو۔ کہ قبول ہونی چاہیئے۔ تو اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی

اصلاح کا کوئی سامان

پیدا کر دے گا تاکہ وہ اس کے مقابلہ سے ہٹ جائیں لیکن اگر ان میں بھی صلاحیت ہو۔ مثلاً ایک مسلمان چاہے کہ کفار تباہ ہو جائیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کفار کی اولاد میں سے

اسلام کے خادم

پیدا ہونے والے ہوں جیسا کہ ابوجہل کی صلب سے عکرمہ پیدا ہوا تھا۔ اگر ابوجہل پہلے ہی ہلاک کر دیا جاتا۔ تو عکرمہ کس طرح پیدا ہو سکتا۔ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ یہ دیکھیگا۔ کہ دعا کرنے والے کی دعا اہم ہے۔ یا اس کے مقابلہ میں جو لوگ ہیں انہیں کسی لحاظ سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ پھر اس کے مطابق فیصلہ کرے گا۔ جسقدر کسی کا ایمان بڑھا ہوا ہو گا۔ اسی قدر اس کی

دعا کو اہمیت

حاصل ہوگی۔ ایک شخص جسکی دعا پہلے دن سکتا بہ قبول ہو سکتی تھی۔ وہ جب تضرع میں بڑھتا جائے گا۔ تو پہلے سے زیادہ اس کی دعا کو اہمیت حاصل ہوتی جائے گی۔ اور پہلے سے زیادہ اس کا وزن ہوتا جائے گا پہلے دن اس کی دعا کو جو وزن حاصل ہو گا۔ دوسرے دن اس سے زیادہ حاصل ہو جائیگا اور تیسرے دن اس سے بھی زیادہ۔ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ چھ ماہ یا سال میں یا اس سے زیادہ عرصہ میں اسکی دعا کو اتنی اہمیت حاصل ہو جائے۔ کہ جن کے مقابلہ میں وہ کی جاتی تھی۔ ان کی اہمیت سے بڑھ جائے۔ اس وقت قبول کر لی جائے گی

ایک بزرگ کے متعلق

آتا ہے۔ بیس سال تک وہ ایک دعا کرتے رہے۔ لیکن انہیں الہام ہوتا۔ کہ قبول نہ کی جائے گی۔ ایک دفعہ ان کا ایک مرید ان کے پاس آیا۔ اس نے پہلے دن دعا سنی۔ اور اس کے جواب میں جو الہام ہوا۔ وہ بھی سنا۔ دوسرے دن بھی سنا تیسرے دن بھی۔ اس نے کہا۔ میں تین دن سے یہ الہام سن رہا ہوں۔ کہ آپ کی دعا قبول نہ ہوگی۔ پھر آپ کیوں یہ دعا کرتے جاتے ہیں۔ بزرگ نے کہا۔ میرا کام دعا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا کام یہ ہے۔ کہ دعا قبول کرے۔ یا رد کر دے۔ اس کے [illegible] نزدیک جو مناسب ہے۔ وہ کر رہا ہے۔ پھر میں اپنا کام کیوں چھوڑ دوں۔ اسی وقت انہیں الہام ہوا۔ کہ تیرے اس

اخلاص کی وجہ سے

جو تو نے دکھایا بیس سال کی

ساری دعائیں

قبول کی جاتی ہیں ؛

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو دعا وہ کرتے تھے۔ اس کیلئے ان کے ایمان کو قربانی کے مطابق نہ سمجھا جاتا تھا۔ جب انہوں نے ایسا اخلاص دکھایا۔ کہ ایک طرف تو اتنا لمبا عرصہ دعا میں مصروف رہے۔ اور پھر آئندہ بھی مصروف رہنے کا عزم ظاہر کیا۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کے ایمان کو قربانی کے مطابق سمجھ لیا۔ اور ان کی ساری دعائیں قبول کر لیں ؛

در اصل یہ

ایک دوڑ

ہوتی ہے۔ جس میں بندہ کو دوڑتے جانا چاہیئے۔ اسے کیا پتہ ہے۔ کہ جس جگہ وہ ٹھہر گیا۔ اس سے اگلا قدم

کامیابی کی منزل

پر پڑنے والا تھا۔ کوئی جواب نہ ملنا تو الگ رہا۔ اگر خدا تعالیٰ یہ بھی کہدے۔ کہ تیری دعا نہیں سننی۔ تو بھی بندہ کا یہی کام ہے۔ کہ دعا کرتا جائے۔ ہاں اگر خدا تعالےٰ کسی دعا کے متعلق کہدے [illegible] ہے ؛

اصل بات یہ ہے۔ کہ بندہ کو پتہ نہیں ہوتا۔ کہ اس کی دعا کے قبول ہونے کے مقابلہ میں جو چیز ہے۔ وہ کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بظاہر مقابلہ میں

ایک چھوٹی سی چیز

نظر آئے۔ لیکن اس کے پیچھے بہت اہم بات ہو۔ فرض کرو۔ کہ ایک شخص کو

کھانے کی ضرورت

ہے۔ اور ایک ہی آدمی کی خوراک موجود ہے۔ وہ اس کھانے کے حاصل ہونے کے لئے دعا کرتا ہے۔ اب بظاہر یہ چھوٹی سی بات کے لئے دعا ہے۔ لیکن وہ کھانا ایک ایسے انسان کے لئے ہے جس کی زندگی پر بہتوں کی نجات کا انحصار ہے تو اسی کو ملے گا۔ خواہ پہلا شخص ساری رات اس

کھانے کے لئے دعا

کرتا رہے۔ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ

ایک ذلیل انسان

کی ہلاکت کے لئے دعا کی جائے۔ لیکن اس کے نطفہ سے ایسا بچہ پیدا ہونے والا ہو۔ جو دنیا کے لئے اور خدا کے دین کے لئے بہت مفید ہو۔ تو اس شخص کی ہلاکت کے متعلق دعا قبول نہ [illegible] ہوگی۔ جب تک وہ بچہ پیدا نہ ہو جائے

غرض یہ ایک دوڑ ہوتی ہے۔ اس کے متعلق یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب بس کر دینی چاہیئے۔

دعا کرتے جانا چاہیئے

ممکن ہے۔ کہ جسدن انسان دعا کرنا چھوڑے۔ اس سے دوسرے ہی دن وہ قبول ہونے والی ہو۔ اگر خدا تعالےٰ یہ بتا دے۔ کہ آج سے دس یا پندرہ سال بعد یہ دعا قبول ہوگی۔ تو بندہ اسی دن سستی اختیار کرے۔ اور اس عرصہ میں جو دعائیں کر سکتا تھا۔ وہ ضائع ہو جائیں۔ اگر وہ مومن ہے۔ تو دعا کرتا ہی جائے گا۔ اور جب

قبولیت کا وقت

آئیگا۔ تو ساری کی ساری قبول ہو جائیں گی۔

ذکر و فکر

تبرکات

گو ہر چیز تبرکات میں داخل ہو سکتی ہے۔ مگر بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کپڑے اور بال ہی سب سے زیادہ تبرکات کہلانے کے مستحق ہیں۔ خدا تعالےٰ نے بھی حضرت مسیح موعود کو یہی فرمایا ہے۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے بال اور اپنے کپڑے ہی بطور تبرک صحابہ میں تقسیم کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شہید مرحوم سید عبد اللطیف رضؓ کے بال بطور تبرک شیشی میں ڈالکر بیت الدعا میں لٹکا دیئے تھے۔ اور جو کوئی تبرک مانگتا اسے اپنا کپڑا ہی عنایت کرتے تھے۔ ایک طرف تو ان تبرکات کا

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یکم مئی سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک

لاہور

جنرل سکرٹری	ڈاکٹر عبید اللہ صاحب
نائب مہتمم تبلیغ	سید دلاور شاہ صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	میاں عبد العزیز صاحب مغل
سکرٹری تبلیغ	شیخ فضل احمد صاحب
جائنٹ "	مولوی محب الرحمٰن صاحب
مہتمم امور عامہ	سید محمد اشرف صاحب
سکرٹری امور عامہ	ملک خدا بخش صاحب
سکرٹری مال	بابو فضل الدین صاحب
سکرٹری وصایا	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب
امین	بابو غلام محمد صاحب
آڈیٹر	مرزا محمد صادق صاحب

نوشہرہ ککے زئیاں

پریذیڈنٹ	مولوی غلام نبی صاحب
سکرٹری مال	"
جنرل سکرٹری	ماسٹر عبد العزیز صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	میاں اللہ رکھا صاحب
سکرٹری تبلیغ	میاں انور علی صاحب

ٹھرو ضلع سیالکوٹ

جنرل سکرٹری	چوہدری عبد العزیز صاحب
سکرٹری مال	میاں محمد شفیع صاحب
سکرٹری تبلیغ	چوہدری سردار خانصاحب
اسسٹنٹ " "	میاں محمد اسماعیل صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری مولا داد خانصاحب
اسسٹنٹ " "	چوہدری محمد سلیم صاحب
خزانچی	چوہدری خدا بخش صاحب

(ناظر [illegible])

تقرر امراء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ بھینی شرق پور ضلع شیخوپورہ کے لئے شیخ محمد انور صاحب سکنہ موہلنوال کو اور جماعت احمدیہ چک ۶ ضلع منٹگمری کے لئے [illegible] صاحب [illegible] منظور فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ [illegible] مارچ ۱۹۳۳ء)

مجلس مشاورت پر آنیوالے احباب سے درخواست

احباب کرام - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صیغہ تالیف و تصنیف کو ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف مخالفین کی طرف سے جو تحریریں شائع ہوں - پوری کوشش سے جمع کرکے مرکزی لائبریری میں محفوظ رکھا جائے - علاوہ ازیں ہر قسم کی دیگر کتب و رسائل یا اشتہارات خواہ کسی مذہب کی تائید میں لکھے گئے ہوں - یا مخالفت میں ہوں - مرکزی لائبریری میں محفوظ رہیں - اس لئے آپ صاحبان سے گذارش ہے - کہ مجلس مشاورت پر آتے وقت ہر قسم کا مخالفانہ یا موافقانہ لٹریچر اپنے حلقہ سے فراہم کرکے مرکزی لائبریری کے لئے ازراہ مہربانی ضرور لائیں -

ایسا ہی کوئی اور کتاب جس کا لائبریری مرکزی میں ہونا مفید سمجھا جائے - اگر دستیاب ہو سکے - تو ساتھ لیتے آدیں - (ناظر تالیف و تصنیف)

توسیع مسجد اقصیٰ کے لئے ایک احمدی خاتون کا ایثار

توسیع مسجد اقصیٰ کے چندہ کی مفصل فہرست تو لوکل پریذیڈنٹ صاحب قادیان کی طرف سے موصول ہونے پر پھر شائع کی جائیگی لیکن اس وقت میں مکرمہ محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک صاحب خان نون کا خاص طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں - جنہوں نے توسیع مسجد اقصیٰ میں اب تک سب سے بڑھکر مبلغ تین صد روپیہ چندہ ادا فرمایا ہے - جزاہا اللہ احسن الجزاء - محترمہ موصوفہ ہر ایک دینی کام میں نمایاں حصہ لیتی ہیں - اس سے قبل ایک مربعہ اراضی سندھ میں انجمن کو خرید کر دینے کا وعدہ فرمایا - اور قیمت کی قسط بھی ادا کردی ہے - دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نے محترمہ موصوفہ کے اخلاص و قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ثواب دارین عطا فرمائے - (ناظر بیت المال قادیان)

اعلان قابل توجہ موصیان

بعض موصیان حصہ آمد متواتر کئی سال سے حصہ آمد ادا نہیں کر رہے - بارہا توجہ دلائی گئی ہے - مگر ابھی تک حصہ آمد دینا شروع نہیں کیا - بقایا بہت زیادہ ہوگیا ہے - ایسے موصیان کو مطلع کیا جاتا ہے - کہ اس اعلان کو پڑھ کر اور اس عہد کو جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا ہوا ہے یاد کرکے حصہ آمد دینا شروع کردیں - اور تمام بقایا آخیر اپریل ۱۹۳۳ء تک ادا کردیں - ورنہ ماہ مئی میں ان کی فہرست حصہ رقوم بقایا اخبار الفضل میں شائع کی جائیگی - اس کے بعد ایک ماہ کا نوٹس دے کر ان کی وصیتیں منسوخ کرنے کے لئے صدر انجمن میں لکھا جائیگا - اور ان کے نام تحریر کرکے حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجے جائیں گے - (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

شادی فنڈ کو مضبوط کریں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جہاں اور دنیا پر بے شمار احسان ہیں - وہاں تمدنی حالت کی اصلاح کے ذریعہ بھی عظیم الشان احسان فرمایا ہے - آپ کی بعثت سے قبل دنیا طرح طرح کے رسم و رواج کے سلاسل میں ایسی جکڑی ہوئی تھی جس سے نکلنا ناممکن ہو چکا تھا - بیاہ - شادی - پیدائش اور موت میں وہی رسوم کی جاتی تھیں - جو دوسری اقوام میں مروج تھیں - جب کسی مسلمان کے ہاں شادی کا موقع آتا - تو گو وہ شادی کہلاتی تھی - لیکن حقیقت میں خلاف شریعت رسم و رواج کے بار کے نیچے ایسے دب جاتے تھے - کہ وہ شادی تباہی و بربادی کی بنیاد ہوتی تھی - چنانچہ بے شمار مسلمانوں کی جائدادیں اسی وجہ سے ان کے ہاتھ سے نکل کر دوسرے لوگوں کے پاس چلی گئیں - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یکدم ایسی رسوم کا قلع قمع کردیا - اور آپ کی جماعت ان قیود سے آزاد ہوکر آرام حاصل کر رہی ہے -

اب جماعت احمدیہ کو چاہیئے - کہ اس احسان کی قدر کرتی ہوئی بطور اظہار تشکر - شادی فنڈ میں جو غرباء و مساکین کی امداد کے لئے مرکز میں قائم کیا گیا ہے اپنی توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ رقم دیا کریں - تا قوم کے غرباء مساکین کے لئے خرچ ہونے کی وجہ سے ہماری شادیاں بابرکت ہوں -

مجھے افسوس ہے - کہ شادی فنڈ میں اس سال بہت کم آمد ہوئی ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت کے عہدہ داران نے اس فنڈ کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ نہیں کی - اس لئے عہدہ داران کو چاہیئے - کہ جب کسی احمدی کے ہاں شادی کی تقریب ہو - تو ان سے اس مد میں چندہ وصول کرکے مرکز میں بھجوایا کریں - اس سال میں جن دوستوں سے اس مد کا چندہ وصول نہ کیا گیا ہو - وصول فرمانے کی کوشش کی جائے - (ناظر بیت المال قادیان)

پانچ مارچ کو یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق پانچ مارچ کو جو یوم التبلیغ منایا گیا اس کی رپورٹوں کی آخری قسط اختصاراً ذیل میں درج کی جاتی ہے (ایڈیٹر)

لائل پور:۔ ۵ر مارچ کو بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یوم التبلیغ منایا گیا۔ ہمہ احباب مصروف تبلیغ رہے۔ زیادہ تر ہندوؤں اور بعض سکھوں اور عیسائیوں کو بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ اندازہ ہے۔ کہ کم از کم ایک ہزار اشخاص کو اس روز تبلیغ ہوئی۔ ایک ٹریکٹ بھی شایع کر کے تقسیم کیا گیا۔ شام کے وقت مرکز شہر میں ایک لیکچر دیا گیا۔ (خاکسار عبدالواحد خان جنرل سکرٹری)

سیالکوٹ شہر:۔ ایک اشتہار بعنوان "ہندو بھائیوں کو مژدہ" جس میں ضرورت اوتار پر بحث کرتے ہوئے اور ہندوؤں کی کتب سے ہی حوالجات پیش کرتے ہوئے دعوت اسلام دی گئی تھی۔ طبع کرایا گیا۔ اور ہندوؤں کے ہر طبقہ میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں امیر جماعت اور سکرٹری صاحب تبلیغ کی ہدایات کے مطابق پورے جوش سے احباب سیالکوٹ نے تمام دن ہندوؤں کو تبلیغ کی۔ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام خواتین نے بھی سنجیدگی کے ساتھ اپنے فریضہ تبلیغ کو ادا کیا۔ صبح ۹ سے ایک بجے تک مسجد میں ان کا جلسہ ہوا۔ اکثر غیر مذاہب کی مستورات موجود تھیں۔ اہل ہنود کے بڑے اور چھوٹے طبقہ کی عورتوں کے گروہ در گروہ خواندہ اور ناخواندہ پیدل ٹانگوں اور موٹروں کے ذریعہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک آتے رہے۔ یورپین و دیسی عیسائی عورتیں بھی شامل جلسہ ہوئیں۔ سکرٹری صاحب لجنہ اماء اللہ نے تبلیغ کے علاوہ خواتین کو دعوت فواکہہ بھی دی۔ جس سے وہ خاص اثر لے کر گئیں۔ (خاکسار حکیم محمد فیروز الدین قریشی)

مردان:۔ جناب میاں محمد یوسف صاحب امیر جماعت احمدیہ مردان نے ۴ر مارچ کو تمام احباب کو اکٹھا کر کے تبلیغ کے متعلق ہدایات دیں۔ اور نوٹ بھی لکھوائے۔ جو مفید ثابت ہوئے۔ جماعت نے ان ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ۵ر مارچ کو حتی الامکان خوب تبلیغ کی۔ اور جس سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔ اس پر اچھا اثر ہوا ÷

(خاکسار وصی محمد سکرٹری تبلیغ)

پریم کوٹ:۔ ہٹھٹر بادرے کنہہ اعم بیری والا میں سکھوں کو تبلیغ کی گئی۔ بعض نے قادیان آنے کا وعدہ کیا (خاکسار عبدالحق)

نواں پنڈ بلداراں ضلع لاہور یوم التبلیغ کے موقع پر جماعت کے تین گروپ بنائے گئے اور سات گاؤں میں سکھوں اور ہندوؤں کو حضرت کرشن اوتار کا پیغام پہنچایا گیا۔ (خاکسار محمد علی سکرٹری)

پھیروچیچی:۔ پانچ مارچ کو بارہ بجے کے قریب گرد و نواح کے دیہات میں مقامی جماعت کے وفود بھیج دیئے گئے۔ جنہوں نے غیر مسلموں کو خوب تبلیغ کی۔ چالیس ٹریکٹ بھی تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کئے گئے (خاکسار فضل الدین سکرٹری تبلیغ)

ضلع گورداسپور کے جن مواضعات میں قادیان کے کارکنوں اور طلباء وغیرہ نے تبلیغ کی۔ ان کی تعداد اگرچہ ایک سو کے قریب ہے مگر رپورٹوں کے لحاظ سے مندرجہ ذیل مواضعات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ بھنگواں۔ کوٹ لکھن پور وڈالہ گرنتھیاں۔ دھنہ۔ چیمہ۔ کوٹلہ۔ مورکے۔ لیلاں کلاں۔ کنڈیلہ۔ ہرپورہ۔ کاہلواں۔ مراد۔ گوکل پور۔ پنج گرائیں۔ برڑ۔ ڈھپئی دھندوئی رام پور۔ ناس پور۔ رسول پورہ

بٹھنڈہ مقامی جماعت کے بعض افراد نے ۵ر مارچ کو سکھوں میں تبلیغ کی۔ اور میں ایک آریہ کی دکان پر چلا گیا جس سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ (خاکسار عبدالغنی)

بھاگل پور احباب نے فرداً فرداً ہندو دوستوں میں بالخصوص ڈکلار۔ چماروں اور اچھوت اقوام میں تبلیغ کی۔ امیر جماعت نے ساٹھ ستر ہندو طلباء اور اساتذہ کو اکٹھا کر کے ان میں مٹھائی تقسیم کی۔ اور تقریباً دو گھنٹے تبلیغ کی۔ جس کا گہرا اثر ہوا (سکرٹری)

شاہدرہ خاکسار نے اپنے گاؤں سے چند میل کے فاصلہ پر موضع ہوامی ڈھکی پہنچ کر تمام دن ہندوؤں کو تبلیغ کی (کرم الدین)

لالہ موسےٰ خاکسار نے موضع کوٹلہ قاسم خاں میں سکھوں کے ایک بڑے مجمع میں تبلیغ اسلام کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احسانات بیان کئے (خاکسار حکیم محمد قاسم جنرل سکرٹری)

شاہ پور ضلع گورداسپور یوم التبلیغ کے موقعہ پر آٹھ گاؤں میں پانچ پانچ آدمی وفد کی صورت میں پہنچ کر تبلیغ کرتے رہے۔ اور ڈیرہ بابا نانک کے میلہ پر سکھوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کی گئی۔ دو سکھوں نے کہا۔ کہ ہم تو دل سے مسلمان ہو چکے ہیں (خاکسار فضل الدین)

لوہ گڑھ ضلع جالندھر میں نے پانچ مارچ کو موضع ستیاں اور گڑھی میں تبلیغ کی۔ ایک ہندو سادھو اور بہت سے سکھ لوگوں کو رہبانیت کے نقصان اور بابا نانک علیہ الرحمۃ کا طریق عمل بتایا۔ (خاکسار امیر محمد خان)

لکھنؤ یوم التبلیغ کے موقعہ پر شہر کو مختلف حصص میں تقسیم کر کے احباب کی یہ ڈیوٹی لگا دی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کریں۔ نیز زبانی تبلیغ بھی کیجائے۔ احباب نے نہایت مستعدی سے ٹریکٹوں کو شہر کے کونے کونے میں ہندوؤں کے گھروں پر پہنچ کر تقسیم کیا۔ اور اس طرح تمام شہر میں حضرت کرشن علیہ السلام کی آمد ثانی کا پیغام پہنچا دیا گیا۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ یوم التبلیغ سے ایک دن قبل جماعت کے وفود مقرر ہوئے۔ اور ہر ایک وفد کے لئے علیحدہ علیحدہ گرد و نواح کے دیہات جن میں اکثر آبادی عیسائیوں ہندوؤں اور سکھوں کی ہے۔ مقرر کئے گئے۔ اس کے مطابق ۵ر مارچ کو ہر ایک وفد دعا کر کے تبلیغ کے لئے نکل کھڑا ہوا۔ اور غیر مسلموں کو بخوبی تبلیغ کی۔ مستورات نے بھی گاؤں کے ہندو و دکانداروں کے گھروں میں پیغام حق پہنچایا۔ (خاکسار محمد ابراہیم)

کان پور:۔ چند احباب نے انفرادی طور پر تبلیغ کی اور ایک دوست نے سائیکل پر تمام شہر کا دورہ کیا۔ اور الفضل اور مصباح کے مضمون مختلف چوکوں میں کھڑے ہو کر لوگوں کو سنائے تین اصحاب پر مشتمل ایک وفد نے معزز غیر مسلموں کے گھروں پر جا کر تبلیغ کی۔ علاوہ ازیں مختلف گرجوں میں بھی نہایت کامیابی سے عیسائیوں کو تبلیغ کی گئی۔ (خاکسار محمد حسین خاں سکرٹری)

اہرانہ خورد ضلع ہوشیار پور مقامی انجمن احمدیہ کے ممبران ۵ر مارچ کو بعد نماز فجر ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہو گئے۔ اچھوت اقوام کے لوگ اور برہمن زیر تبلیغ رہے (خاکسار محمد عثمان خان)

بہاولپور پانچ مارچ کو خاکسار، شیخ مبارک احمد صاحب اور مولوی محمد شریف صاحب بصورت وفد تبلیغ کے لئے نکلے اور آریہ سماج مندر میں گئے۔ وہاں ایک ہندو سے گفتگو شروع ہو گئی جس پر بہت سے ہندو دوست جمع ہو گئے۔ اور سب کو اسلام کی خوبیاں بتائی گئیں ÷ (خاکسار محمد عبداللہ اعجاز)

کوہاٹ - یوم التبلیغ کے موقع پر قادیان سے معباح کے پرچے - ستیہ درپن - گیتا کُنجی - موجودہ بائیبل الہامی نہیں اسلامی اصول کی فلاسفی اردو و انگریزی نیز برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول وغیرہ کتب منگوائی گئی تھیں - مورخہ پانچ مارچ کو تین دوستوں پر مشتمل ایک وفد مرتب کیا گیا۔ جو ہندو محلہ سے گزرتا ہوا ڈھکلا کے سکانوں پر پہنچا اور مختصر تقریر کے بعد ان کو ٹریکٹ دئے گئے - پھر بازاروں میں سے گزرتے ہوئے پرائیویٹ پریکٹیشنرز ڈاکٹروں کی دکانوں پر بھی ٹریکٹ پہنچائے گئے - اور انہیں کہا گیا کہ یہ روحانی نسخہ ہے - پھر سکھوں کے گوردوارہ میں پہنچے اور بہت ٹریکٹ دئے۔ پھر دکانداروں میں تقسیم کئے - ہندوؤں سے فارغ ہو کر وفد گرجا میں پہنچا اور عیسائیوں کو تبلیغ کی - باقی اصحاب نے بھی فرداً فرداً اس سعادت میں حصہ لیا - خاکسار - صدرالدین

ڈیرہ بابا نانک یوم التبلیغ کے موقعہ پر سکھوں کا یہاں ایک زبردست میلہ تھا - ہم نے دو آدمی ان لوگوں میں تبلیغ کے لئے مخصوص کر دئے تھے - جو سارا دن ہندوؤں اور سکھوں کو اسلام کی خوبیاں بتاتے رہے - آریہ سماج مندر میں دو آریہ اپدیشک آئے ہوئے تھے - ان سے بھی خاکسار اور مولوی محمد عبداللہ صاحب کی طویل گفتگو ہوئی - غرض اس دن پوری محنت سے پیغام اسلام پہنچایا گیا -

خاکسار - شیر محمد سکرٹری تبلیغ

شیخ پور ضلع گجرات - ۵ مارچ کو انجمن کے تمام دوستوں نے گاؤں کے سکھوں اور ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کی -

خاکسار - نادر علی

فتح پور ضلع گجرات - ۵ مارچ کو مقامی جماعت دو گروہوں میں منقسم ہو کر مضافات میں تبلیغ کے لئے گئی - ہندوؤں نے نہایت خوشی سے ہماری باتوں کو سنا - ستیہ درپن اور معباح وغیرہ بھی تقسیم کئے گئے - خاکسار - مرزا محمد حسین

دیوا شاہ ملتان ۵ مارچ کو ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ کی گئی - ہر ایک ہندو حیران ہو جاتا جب ہماری طرف سے کہا جاتا کہ ہم حضرت کرشن کو اللہ تعالیٰ کا نبی مانتے ہیں - معباح کا خاص نمبر بھی تقسیم کیا گیا - اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا نہایت ہی اچھا اثر ہوا ہے - خاکسار - نور محمد اوورسیر

مین پوری کنتریں برہمراہی مولوی جلال الدین صاحب مبلغ بعض معزز ہندو صاحبان کے مکانوں پر گیا - اور انہیں علیحدہ علیحدہ ملاقات میں تبلیغ اسلام کی - چاروں کو اکٹھا کر کے انہیں بھی دعوت اسلام دی گئی - خاکسار - محمد ظہیرالدین

ضلع لاڑکانہ (سندھ) میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر حسب ذیل مواضعات کے رہنے والوں کو پیغام حق پہنچایا گیا - (۱) حکیرہ - وصنی - ملانہ - ملادی - باوڑہ - نیا شہر - ڈوگری - نصیر آباد - پابوری - گجھڑ - (خاکسار حاجی بلاول از باوڑہ)

مسلمانان سرحد سے ضروری عرض

تحریک خاکساران کے متعلق

جناب محمد اللہ بخش صاحب ضیار کا اعلان

میں نے تحریک خاکساران سے اپنی علیحدگی کے متعلق پشاور میں ایک نمائندہ جرائد کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے اخبارات کے لئے ایک بیان دیدیا تھا - علاوہ ازیں خود بھی ایک مفصل بیان قلمبند کیا ہے جو عنقریب شائع کر دیا جائیگا - مگر کسی اشاعت سے پیشتر میں مسلمانان سرحد سے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ میرے گذشتہ تجربے سے فائدہ اٹھائیں - میرا یہ فیصلہ ہے کہ غیبی امداد کے بغیر اب مسلمانوں کی حالت نہیں سدھر سکتی اور یہ وہ فیصلہ ہے جو بہت عرصہ کے تجربہ کے بعد دیا گیا ہے -

تحریک خاکساران اصول و مبانی کے لحاظ سے اب بھی میرے نزدیک مذموم نہیں - اور نہ اس کے اغراض و مقاصد سے مجھے کچھ اختلاف ہے - درحقیقت میرے لئے یہ قطعی طور پر ناممکن تھا - کہ میں کسی ایسی تحریک میں شریک ہوتا - جس کے اغراض و مقاصد میرے نصب العین سے متخالف ہوتے - یا جس کے لئے مجھے اپنا منتہائے نظر بدلنا پڑتا - چنانچہ یہی بات تھی - جس نے مجھے تحریک خاکساران میں شرکت پر مجبور کر دیا تھا - یعنی اس کا بھی وہی منتہائے نظر تھا جو میرا پہلے سے تھا اور جو اب بھی خداوند عزوجل کے فضل و کرم سے میرا نصب العین ہے -

طریقہ کار کے لحاظ سے میرے کئے کسی قدر تجربہ کی ضرورت تھی - چنانچہ گذشتہ چھ ماہ کام کرنے سے مجھے معلوم ہو گیا کہ مسلمانوں میں اب یہ صلاحیت نہیں ہے - کہ وہ اس راہ عمل پر چل سکیں - کیونکہ انہوں نے عملاً اس تحریک کو قبول نہیں کیا - یہی وجہ ہے - کہ اب میں نے اس تحریک سے علیحدگی اختیار کر لی اور ضروری سمجھا کہ اپنے مافی الضمیر سے آپ کو مطلع کر دوں -

پنجاب میں بارہ ماہ کی سر توڑ کوشش کے باوجود دو ڈھائی سو سے زیادہ خاکسار بھرتی نہیں ہوئے - اسیطرح صوبہ سرحد میں چھ ماہ کی پیہم مساعی پچاس ساٹھ سے زیادہ خاکسار پیدا نہیں کر سکیں -

اس میں شک نہیں کہ رفتار کی سستی اور تعداد کی کمی کسی مرد مجاہد کو مایوس نہیں کر سکتی - مگر یہاں پر صورت حال کچھ اور تھی - پنجاب میں جو دو اڑھائی سو خاکسار تھے - یہ دراصل وہ لوگ نہ تھے - جو شروع سال میں شریک ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ جو ابتداً ایں بھرتی ہوئے تھے - کچھ عرصہ کے بعد تحریک سے قطعاً علیحدہ ہو چکے تھے - ان کے بعد دوسرا گروہ آیا - مگر وہ بھی قلیل مدت کے لئے - پھر تیسری جماعت شامل ہوئی اور سابقین کی طرح جلدی ہی علیحدہ ہو گئی - بعد ازاں چوتھی جماعت آئی - اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا - یہی صورت حال صوبہ سرحد میں بھی تھی یہی واقعات تھے جن سے میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اب کوئی انسانی دماغ مسلمانوں کی اصلاح نہیں کر سکتا - بلکہ اب ایک مامور من اللہ کی ضرورت ہے جو اس راہ گم کردہ جماعت انسانی کو سیدھی راہ دکھائے - اور پھر آسمانی نشانات دکھا کر انہیں اس راہ پر چلائے -

اگر کیفیت یہ ہوتی کہ ہمارے پاس تھوڑے آدمی آتے اور ان کی اکثریت تادم آخر ثابت قدم رہتی - تو میرے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہ تھی - مگر واقعات اس کے بالکل خلاف تھے - جو لوگ شریک ہوئے ان کی اکثریت نے کچھ عرصہ کے بعد ہمیں چھوڑ دیا پھر نئے لوگ ہم پکڑ کر لے آتے - مگر وہ بھی جلدی علیحدہ ہو گئے - اگر اس طریق پر تاقیامت بھی اس تحریک کو میں چلاتا - تو یہ ممکن تھا پرانے چلے جاتے اور نئے آجاتے، مگر اس سے قوم کو کیا فائدہ ہو سکتا تھا - مقصد تو یہ تھا - کہ ایک شخص بلاناغہ پانچ سال تک بیلچہ اٹھائے اور قواعد کرے تب کہیں اس میں اصلاح پیدا ہوگی مگر یہاں تو ایک مسلمان بھی ایسا نہیں آیا - جو کم از کم چھ ماہ تک ہی استقلال کے ساتھ کام کرتا رہا ہو - ان حالات میں میرے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا کہ میں اس حرکت سے دست بردار ہو جاؤں -

اب میں ان خاکسار بھائیوں کو جو اس تحریک میں شریک ہیں - یہ مشورہ دوں گا کہ وہ میرے گذشتہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں اور ایک ایسی راہ عمل اختیار کرنے کی طرف متوجہ ہوں - جس کا نظام آسمانی سند رکھتا ہو اور جس کی پشت پر خداوند عزوجل کی غیبی امداد ہو - وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین - (خاکسار محمد اللہ بخش ضیار)

تبلیغی پاکٹ بک کے متعلق ایک ضروری اعلان

میں نے جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے موقع پر جو مکمل تبلیغی پاکٹ بک شائع کی ہے - اس میں ولادت مسیح بے پدر کے مضمون میں بعض الفاظ قابل اصلاح ہیں - جن کا نقشہ ذیل میں دیا جاتا ہے، میں نے اپنے سٹاک میں تمام نسخوں میں درستی کر دی ہے - جو دوست یہ پاکٹ بک خرید چکے ہیں وہ بھی مندرجہ ذیل تصحیح ضرور فرمالیں

۳۸ صفحہ - سطر ۲۲ - غلط پہلے دن - صحیح بچپن میں - ۳۱ صفحہ سطر ۲۳ - غلط ایک بچہ پہلے دن - صحیح ایک لڑکا بچپن میں ۳۰ صفحہ - ۲ سطر - غلط پہلے دن - صحیح بچپن میں - صفحہ ۱۱ سطر ۱۲ - غلط بغیر ماں کی گود کے پل پھر نہیں سکتے تھے - صحیح [illegible] صفحہ ۱۳۱ - سطر ۱۲ - غلط پہلے دن کا ہے - صحیح × صفحہ ۳۲ - سطر ۱ - غلط پہلے دن ... صحیح بچپن میں (خاکسار محمد فخرالدین ملتانی مالک کتاب گھر قادیان)

دنیا بھر میں پیتل کی بہترین مشین سیویاں نکل پلیٹڈ (نو ایجاد)

خلاف تحریر ہو تو قیمت واپس

(ملکہ) نکل پلیٹڈ مشینوں کی بادشاہ صنعت کا بینظیر نمونہ خوبصورتی و پائداری میں یکتا۔ چٹکی سے مزین۔ سوراخ چھلنی دو سو پچاس قیمت سات روپے آٹھ آنہ (۸/۷) (شیر دل) کاریگری کا بہترین نمونہ بڑا سائز چٹکی ہینڈل ساگٹ پیتل کے بیرل داندرونی پیچ آہنی نہایت مضبوط کثرت سے مال نکالنے والی رنگین قیمت معہ چھلنی پیتل سوراخ پانچ سو۔ چھ روپے (۶) قیمت معہ چھلنی آہنی سوراخ دو سو پچاس۔ پانچ روپے (۵) ہر مشین کے ہمراہ موٹی باریک دو چھلنی اور میدہ دھکیلنے کا کارآمد پرزہ روانہ کیا جاتا ہے محصول ڈاک وغیرہ بذمہ خریدار۔ منٹوں میں سیروں تازہ بتازہ سیویاں اور پھینیاں تیار کر کے تناول فرمائیے۔ علاوہ ازیں آہنی رہٹ آہنی خراس۔ بیلنہ نات چاف کٹر۔ بادام روغن قیمے اور چاول کی مشینیں زراعتی آلات و دیگر مشینری کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی داعلےٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔ **ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز۔ بٹالہ (پنجاب)**

اندرونِ شہر میں

ایک باموقعہ مکان کی فروخت

ایک مکان پختہ چار مرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے جس پر بالائی منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضرورت مہیا ہے۔ مسجد اقصیٰ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں۔ کوچہ مغلاں میں واقعہ ہے۔ جو صاحب لینا چاہتے ہوں۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعے دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔ تفصیلی حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

ضروری اطلاع

جن احباب کو چاقو۔ چھری۔ چھریاں ہر قسم کے متعلق کوئی ضرورت ہو۔ وہ ہاگورا کٹلری ورکس وزیر آباد کو آرڈر دیں۔ مال حسب منشاء بکفایت بہ نرخ رعایتی سپلائی ہوگا۔ مجلس مشاورت پر فرم کا آدمی نمونے لے کر حاضر ہوگا۔

تجارت سے فارغ البالی!

بیکاری سے خوشحالی!!

اگر آپ بیکاری میں مبتلا ہیں۔ یا اپنی موجودہ آمدنی کو تجارت کے ذریعہ بڑھانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے ہی علاقہ میں رہ کر معقول مفاد پر کارپوریشن ہذا کی ایجنسی یا ملازمت چاہتے ہیں اگر آپ دنیا کے کسی ملک میں برائے حصول معاش یا دیگر کسی غرض سے جانا چاہتے ہیں۔ اور اس ضمن میں ضروری معلومات اور سہولتیں چاہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا کی کسی مارکٹ یا منڈی سے تجارتی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح کئی فوائد سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں تو آج ہی کارپوریشن ہذا کے ممبروں کی فہرست میں اپنا نام درج کرا لیں۔ فیس ممبری صرف دو روپے سالانہ ہے۔ جو کہ درخواست ممبری کے ہمراہ آنے چاہئیں۔ اور درخواست ممبری ایک چھپے شدہ فارم پر کرنی چاہیئے۔ جو کہ ایک روپیہ ادا کر کے دفتر ہذا سے لیا جا سکتا ہے مفصل قواعد مفت طلب کریں

دی کمرشل اینڈ انڈسٹریل کارپوریشن کارپوریشن چیمبر کتاب محل فورٹ بمبئی

سیکنڈ ہینڈ کتب کا لاثانی ذخیرہ

ہم سے انگریزی زبان میں ہر قسم کے علم و فن کی کتب قسم قسم کے اچھوتے ناول افسانے اور قصے کہانیوں کی کتابیں جو آئے دن چھپتی رہتی ہیں۔ اور اس کے علاوہ امریکہ اور انگلستان کے بڑے بڑے مشہور اور بلند پایہ علمی ادبی اور افسانہ نویسی کے رسالے و میگزین ہر وقت سیکنڈ ہینڈ مل سکتے ہیں۔ تمام مال بالکل نئے کا سا ہوتا ہے۔ مگر قیمت میں نہایت ہی ارزاں دیا جاتا ہے۔ جو کتاب یا رسالہ موجود نہ ہو۔ اسے حتی الوسع مہیا کیا جاتا ہے۔ مطالعہ کے لئے مفید کتب کے متعلق بہترین مشورہ بھی دیا جاتا ہے۔

دی گریٹ ویسٹرن اینڈ سیکنڈ ہینڈ بک سٹورز کتاب محل فورٹ بمبئی

نوٹ۔ پتہ انگریزی میں لکھا جائے۔

اکسیر حافظہ

طلباء مدرسین اور شائقین علم کیلئے نایاب تحفہ

دماغی کمزوری۔ کمزوری حافظہ اور نسیان کے متعلق ہندوستانی اور انگریزی ڈاکٹروں حکیموں کی تجربہ شدہ دوا ہے۔ ان کی رائے ہے۔ کہ امتحانات کے ایام میں اس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ عوام سے قیمت ایک اونس عہ غرباء کو رعایت

اکسیر تلی۔ دوائی لیکہ۔ اکسیر دمہ۔ اکسیر بواسیر ہر دو قیمت ہر ایک فی اونس عہ۔ مرہم بواسیر ۔۱۰/ فی اونس دوائی موتیابند [illegible] حقہ چھڑانے کی دوائی اونس ایک روپیہ۔ جلنے کی مجرب مرہم ۸/۔ اخراجات بذمہ خریدار

نوٹ۔ یہ جملہ ادویات ہومیوپیتھک ہیں۔ اور علاوہ ان کے ہمارے ہاں ہر مرض کا کامیاب علاج ہوتا ہے۔

فضل الٰہی برادرز محلہ دارالفضل قادیان

ملازمت

مل سکتی ہے۔ تعلیم مڈل تک ہو [illegible] پاس ہوں۔ یا فیل۔ ایف اے ہوں خواہ بی اے کوئی خاص شرط نہیں۔ [illegible] ہوں۔ قواعد ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر منگوا لیں۔

پنجاب انجنیئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر

ضرورت رشتہ

ایک باعزت گھر بالغہ ہمہ صفت موصوفہ ہندوستانی لڑکی کے واسطے رشتہ درکار ہے۔ خواہشمند اپنے حالات لکھ کر معرفت شیخ عبد الرشید صاحب امیر جماعت احمدیہ میرٹھ محلہ رنگ سازاں خط و کتابت کریں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہاؤس آف کامنز میں ۲۹ مارچ کو لیبر پارٹی کی اس تحریک پر بحث ہوئی۔ کہ جائنٹ کمیٹی میں کانگرس کی نمائندگی بھی حاصل کی جائے مگر یہ تحریک ۴۲ کے مقابلہ میں ۴۷۵ آراء کی اکثریت سے مسترد ہو گئی۔

پنڈت مدن موہن مالویہ۔ گووند مالویہ۔ ڈاکٹر سید محمود اور ان کی پارٹی کے سترہ اصحاب کلکتہ کانگرس کے اجلاس میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے۔ کہ ۳۱ مارچ کو آسن سول ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے۔ مسز موتی لال نہرو بھی گرفتار شدگان میں ہیں ان سب کو گرفتاری کے فوراً بعد آسن سول جیل میں پہنچا دیا گیا۔

کلکتہ سے ۳۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ اب تک اجلاس کانگرس کے سلسلہ میں ۱۹ سو اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ جن میں سے صوبہ بنگال کے ۷۵۰ افراد ہیں۔

کلکتہ گزٹ کی ایک غیر معمولی اشاعت میں کلکتہ میونسپل ایکٹ میں ترمیم کا بل شائع کیا گیا ہے۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ ان اشخاص کو جنہیں گورنمنٹ کے خلاف کسی جرم کی پاداش میں سزا ملی ہے میونسپل ملازم مقرر نہ کیا جائے۔ بل کی غرض یہ بھی ہے کہ جن میونسپل حکام کو اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد سزا ملے انہیں برخواست کر دیا جائے۔ یہ بھی درج ہے کہ جن پرائمری سکولوں میں سزا یافتہ اشخاص ملازم ہیں۔ ان کی گرانٹ بھی بند کر دی جائے گی۔

جرمنی کے چانسلر ہر ہٹلر نے ۳۰ مارچ کو ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ قیصر کی واپسی کے متعلق جو افواہیں اڑائی جا رہی ہیں وہ قطعاً بے بنیاد ہیں۔ میں قیصر کو جرمنی میں واپس آنے کی اجازت نہیں دونگا۔

آئرش فری اسٹیٹ سینٹ نے ۲۹ مارچ کو لگان بل پاس کر دیا اس کے رو سے گورنمنٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ زمین کے خراج کی رقم جو اب تک مخصوص رکھی گئی تھی عام کاموں میں خرچ کر سکے۔ گورنر جنرل نے بھی اس بل پر دستخط کر دئے ہیں۔

سول نافرمانی کے قیدیوں کی تعداد [illegible] ہندوستان کے جیلوں میں ۴۷۶۳ تھی جن میں سے ۶۳۳ عورتیں ہیں۔

عیدالاضحیٰ کے موقع پر فسادات کے احتمال سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت حکم جاری کر دیا ہے کہ کوئی شخص نہ پتھر جمع کرے نہ کوئی اور چیز۔ اور نہ ہی ۵ سے زیادہ آدمی ایک جگہ جمع ہوں۔ یہ حکم دو ماہ تک جاری رہیگا۔

لیجسلیٹو اسمبلی نے ۳۱ مارچ کو ۳ دن کی بحث و تمحیص کے بعد وائٹ پیپر کی مذمت کی تحریک پاس کر دی۔

پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا۔ کہ پچھلے سال انگلستان میں شراب کی فروخت سے جو ٹیکس وصول ہوا وہ ۵ کروڑ ۲ لاکھ ۸۴ ہزار پونڈ تھا۔ حالانکہ اس سے پچھلے سال وہ ۶ کروڑ ۹۳ لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ تھا۔ اس کمی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ لوگ اب شراب کم پیتے ہیں۔

مقدمہ سازش میرٹھ کے ملزموں کی اپیل کی سماعت کے لئے الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے ۱۰ اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔

کلکتہ کارپوریشن کے انتخاب میں اس دفعہ ۵۷ نشستوں میں سے ۴۵ نشستیں کانگرسیوں کے ہاتھ آئی ہیں۔

کانگرس کا اجلاس منعقد کرنے کی کوشش میں یکم اپریل کو کلکتہ اسپلینڈ ٹریوے شیڈ میں بہت سے کانگرسی اصحاب اکٹھے ہوئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا مگر وہ پھر بھی بیٹھے رہے۔ آخر سب کو زیر حراست کر لیا گیا۔ اجلاس کی صدر مسز سین گپتا بھی گرفتار کر لی گئیں۔ ان کے بعد مس بینتی داس تقریر کے لئے کھڑی ہوئیں مگر انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ بعد ازاں سندھ کے ایک ڈپٹی گیبٹے کی صدارت میں کانگرس کا ایک اور اجلاس منعقد کرنے کی کوشش کی گئی مگر وہ بھی ناکام رہا۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع کے مطابق یکم اپریل کو اس سلسلہ میں ۲۴۰ گرفتاریاں ہوئیں جن میں بہت سی عورتیں بھی شامل ہیں

گاندھی جی اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق تحریک جو وائٹ پیپر کی اشاعت کے باعث ملتوی کر دی گئی تھی یکم اپریل کو اسمبلی کے اجلاس میں پھر پیش ہوئی۔ ہوم ممبر نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں کے ساتھ صلح کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جو تحریک سول نافرمانی کو از سر نو شروع کرنے کے لئے کچھ وقت آرام کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کانگرس اس تحریک کو شروع کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تو [illegible] الفاظ میں اعلان کر دینا چاہیئے۔ اور گورنمنٹ کو اس بات کا یقین دلانا چاہیئے۔ کہ کانگرسی لیڈر سول نافرمانی کو ترک کر کے گفت و شنید کے طریق [illegible] کرنے پر آمادہ ہیں۔

امریکن سینیٹ نے ملک سے بیکاری دور کرنے کے لئے جو تجاویز مرتب کی ہیں ان کے سلسلہ میں ۳۱ مارچ کو بیکاروں کی امداد کے لئے پچاس کروڑ ڈالر کا فنڈ قائم کرنے کا ایک بل پاس کر دیا۔

مسٹر ڈی ویلرا صدر آئرش جمہوریت نے کفایت شعاری کے بل پر جس کا مدعا قانون ساز انجمنوں کے اخراجات میں کمی کرنا ہے یکم اپریل کو تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ڈیل اور سینٹ کے ممبروں کی تنخواہوں میں مداخلت نہیں کرنا چاہتا لیکن میری یہ خواہش ہے کہ نشستوں میں کمی کر کے اخراجات میں تخفیف کی جائے میرے خیال میں پارلیمنٹ میں سے چالیس نشستیں کم کی جا سکتی ہیں اور اگر سینٹ کو اڑانے کا بل پیش نہ کیا گیا۔ تو میں کم از کم بیس نشستوں کو اڑانے کا بل ضرور پیش کرونگا

جرمنی کے نازیوں نے اعلان کیا ہے کہ تمام ملک میں یہودیوں کا بائیکاٹ شروع کر دیا جائے۔ اس کے جواب میں پیرس کی بین الاقوامی لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ جس وقت جرمنی میں یہودیوں کا بائیکاٹ شروع ہو اس وقت جوابی کارروائی کے طور پر فرانس میں جرمن مال کا بائیکاٹ شروع کر دیا جائے چنانچہ اس سلسلہ میں فرانسیسی فرموں کی طرف سے جرمن فرموں کو جو بڑے بڑے آرڈر دئے گئے تھے وہ سب منسوخ کر دئے گئے ہیں

بنگلور سے ۳۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ سابق امیر یعقوب خاں کے چار لڑکوں کو جو شمالی برما میں نظر بند تھے۔ بجائے برما کے بنگلور میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

نیشنل کال کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اسمبلی کے ایک قریب کے اجلاس میں سستے جاپانی مال خصوصاً کپڑے کی درآمد کو روکنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ایک بل پیش کیا جائیگا تجویز کی گئی ہے کہ گورنر جنرل کو خاص اختیار دیا جائے کہ وہ جتنے عرصہ کے لئے چاہے کسی خاص مال پر محصول بڑھا گھٹا سکے۔ لنکاشائر اور ہندوستان کے سوتی کپڑے کی حفاظت کے لئے سب سے پہلے اس قانون کا اطلاق جاپانی سوتی کپڑے پر کیا جائیگا۔

الور کے سپیشل کمشنر نے میواتیوں کے علاقہ کے لئے جو مراعات تجویز کی تھیں۔ مہاراجہ بہادر نے ان کی تمام ریاست میں توسیع کر دی ہے۔

سونے چاندی کا نرخ امرتسر کے بازار صرافہ میں یکم اپریل کو حسب ذیل تھا۔

سونا ولائتی ۳۰ روپے ۶ر فی تولہ۔ سونا نقل بنک ۳۰ روپے ۸ر۔ سونا دیسی ۳۰ روپے ۱۶ر سونا معاہدہ ۳۰ روپے ۶ر۔ چاندی ولائتی ۵۴ روپے ۱۳ر فی سو تولہ۔ چاندی لکھوتی ۵۲ روپے ۸ر۔ چاندی دیسی ۵۰ روپے ۱۲ر چاندی معاہدہ ۵۴ روپے ۱۲ر پونڈ ۱۸ روپے ۱۳ر

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر۔ [illegible] الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور [illegible]